اور اسلامی رسائل و مجلات سے گہری وابستگی اور تعلق کی دلیل کہنا چاہیئے۔ حق تعالیٰ پروفیسر صاحب مرحوم کو اعلیٰ مدارج قرب سے نوازے۔ آمین

○ ابن انشاء کا وجود بھی ایسے وقت میں غنیمت تھا۔ جبکہ عصر حاضر کے مادی اور سفلی ادب کا دور دورہ ہے۔ اور بہت کم خدا کی دی ہوئی ادبی صلاحیتوں کو صحیح مصرف میں خرچ کیا جارہا ہے۔ ابن انشاء مرحوم نے اپنی ادبی استعداد کو معاشرہ کے فاسد مواد اور عناصر پر نشتر زنی کا ذریعہ بنایا اور فکاہت و ظرافت کے انداز میں مسئولیت خداوندی سے عہدہ برآ ہونے کی سعی کی۔ ان کی تنقید حکمت کا پہلو لئے ہوئے تھی ——— وجادلهم بالتي هي احسن۔ ان کا پیش نظر رہتا۔ ناگوار معاملات پر خوشگوار انداز میں تنقید اور تبصرہ ان کا طغرائے امتیاز تھا۔ ایسی خوبیوں والے ادیب کم ہی ملیں گے۔

○ ۲۵ر جنوری ۱۹۷۸ء کی شام کو جناب حکیم عبدالخالق خلیق صاحب واصل بحق ہوگئے۔ عمر تریاسی سے گزر چکی تھی۔ ۲۶ر جنوری بعد از نماز جمعہ پشاور میں ان کی تدفین ہوئی۔ ارباب علم و فضل اور مشاہیر نے جنازہ میں شمولیت کی۔ موصوف کی وفات سے پشتو ادب کو بڑا سانحہ پیش آیا، پشتو زبان اور ادب سے آپ کو اتنا لگاؤ تھا، کہ دارالعلوم کی مجلس شوریٰ کے ہر جلسہ میں کوئی سنتا یا نہ سنتا مگر آپ کا اصرار ہوتا کہ بحث تقریر بھی پشتو میں ہو۔ پشتو کی ترویج و فروغ کا ولولہ آخر دم تک تازہ رہا کئی پشتو کتابوں کے مصنف تھے۔ پشتو شاعری میں بھی کامل دسترس رکھتے تھے، ایک عرصہ تک سرحد کے پشتو ماہنامہ "پشتون" کے مدیر رہے۔ اس لحاظ سے آپ بابائے پشتو کہلانے کے مستحق ہیں۔ جدوجہد آزادی میں خان عبدالغفار خان صاحب کے سرگرم ساتھی تھے، سنجیدگی، وقار و متانت، صلابت و سلامت رائے آپ کی خاص صفات تھیں۔ دارالعلوم حقانیہ اور اس کے بانی کے ساتھ آپ کا تعلق نہایت مستحکم اور دیرینہ رہا اس تعلق کی راہ میں اپنے سیاسی موقف کو بھی آڑے نہ آنے دیا۔ ۱۹۷۰ء کے الیکشن میں یہ تعلق نہایت نازک موڑ پر آیا تو آپ نے اپنے پختہ سیاسی جذبات کی قربانی دیکر دارالعلوم اور اس کے بانی کو ترجیح دی، مجلس شوریٰ دارالعلوم کے اوّلین ارکان میں سے تھے۔ ۲۵، ۳۰ سال کے اس طویل عرصہ میں آپ سے صرف ایک میٹنگ مس ہوئی تو نہایت افسوس کرتے رہے کہ میرے تسلسل کی جو زنجیر تھی اس کی ایک کڑی کیوں ٹوٹ گئی۔ شوریٰ کے جلسوں میں اپنے پختہ اور مفید مشوروں سے رہنمائی کرتے رہے۔ ادبی اور علمی ذوق کی وجہ سے آپ کا ادارہ۔ اشاعت سرحد۔ ایک عرصہ تک قدیم و جدید کا سنگم بنا رہا بلاشبہ آپ سرحد کے علمی ادبی سیاسی اور سماجی معماروں میں گنے جائیں گے۔ حق تعالیٰ ان کی وفات سے پیدا ہونے والی خلاء کو پُر فرمادے اور انکے پسماندگان کو صبر جمیل نصیب ہو۔

○ ۱۹، ۲۰ر محرم الحرام ۱۳۹۸ھ کی درمیانی شب ۳ بجے سحری کے وقت حیات ٹیچنگ ہسپتال پشاور میں